محمد معاویہ رضوان

وہ ایک تصویر جرأتوں کی

بیادِ امیرِ احرار، محسنِ احرار ابنِ امیرِ شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

وہ میرا رہبر، وہ میرا محسن
فلک سے بالا تھا ظرف جس کا
زمین کی تہہ میں اتر گیا ہے
نئے جہانوں میں جا بسا ہے

خزاں رُتوں کے اداس لمحوں میں
فصلِ گُل کا حسیں حوالہ
وہ ظلمتوں کی شبِ سیاہ
نورِ ایقان کا ہمالہ
میں کیسے بھولوں میں کیسے کھدوں
یہ میرے بس میں نہیں ہے ہرگز
جو کہ جان سے بڑھکر تھا مجھ کو پیارا
بچھڑ گیا ہے
وہ میرا رہبر وہ میرا محسن
فلک سے بالا تھا ظرف جس کا
زمیں کی تہہ میں اتر گیا
نئے جہانوں میں جا بستا ہے

وہ میرِ عشاق سرورِ دیں
کہ بعد اس کے پھر اس طرح کہاں سے لاؤں
میں اس مربی کے نقشِ پا کو کہاں پہ ڈھونڈوں
مگر یہ کیا ہے
کہ وہ تو موجود ہے یہاں پر
وہ میری یادوں میں الفتوں میں، مروّتوں میں
میرے تصور کے ہر بھنور میں
اس کی تصویر بن رہی ہے

وہ ایک تصویر جرأتوں کی
عزیمتوں استقامتوں کی
وہ ایک تاریخ راہ حق میں مشقتوں کی
احاطہ کروں میں کیسے اس کا

عدو بھی جھٹلا نہ پائے اس کو
وہ کام ہی ایسا کر گیا ہے
وہ میرا رہبر وہ میرا محسن
فلک سے بالا تھا ظرف جس کا
زمین کی تہہ میں اتر گیا ہے
نئے جہانوں میں جا بسا ہے

عجیب اسلوب اس نے بخشا تھا زندگی کو
جو زندہ لفظوں میں بولتا تھا
میں کیسے مانوں، میں کیسے مانوں
وہ مر گیا ہے
کہ وہ تو حیاتِ جاوداں کی جانب گیا ہے
وہ ایک دریا، سمندروں میں اتر گیا ہے